جہانِ مفتیٔ اعظم

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم علامہ

شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی حیات طیبہ کے مہکتے گوشوں کا بیش بہا خزانہ

مرتبین

- علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی
- علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی
- مولانا مقبول احمد سالک مصباحی

تصحیح و تخریج

مولانا مقبول احمد سالک مصباحی

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی حیات طیبہ کے مہکتے گوشوں کا بیش بہا خزانہ

جہانِ مفتی اعظم

مرتبین

- علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی
- علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی
- مولانا مقبول احمد سالک مصباحی

حسب فرمائش

- حضرت الحاج محمد سعید نوری
- حضرت الحاج محمد عیسیٰ بابا نوری
- جناب الحاج سراج الدین خان
- جناب حاجی عبد الغفار رضوی بابو بھائی

تصحیح تخریج

- مولانا مقبول احمد سالک مصباحی

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نام کتاب — جہان مفتی اعظم

مرتبین — علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی۔ علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی
مولانا مقبول احمد سالکؔ مصباحی

حسب فرمائش — حضرت الحاج محمد سعید نوری۔ حضرت الحاج محمد عیسیٰ بابا نوری
جناب الحاج سراج الدین خان۔ جناب حاجی عبدالغفار رضوی (بابو بھائی)

محرک — محمد منشا تابش قصوری:۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (پاکستان)

ناشر — ملک شبیر حسین

تصیح وتخریج — مولانا مقبول احمد سالکؔ مصباحی

طابع — اشتیاق اے مشتاق پرنٹر لاہور

تعداد صفحات — ۱۱۷۶

تعداد اشاعت — ۵۰۰

سنہ اشاعت — ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

قیمت — 600/-

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

مفتی شاہ جلال الدین احمد امجدی (علیہ الرحمۃ) اوجھا گنج بستی :

نائب سید المرسلین، سند المحققین، تاجدار اہل سنت، آفتاب رشد و ہدایت، واقف اسرار شریعت، دانائے رموز طریقت، امام الفقہا، مخدوم العلما، قطب عالم حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان دنیائے اسلام میں اگرچہ مفتی اعظم کے نام سے مشہور ہیں لیکن وہ صرف مفتی اعظم نہیں تھے بلکہ اپنے زمانہ کے مفتی اعظم اسلام تھے۔ اس لیے کہ آپ کے افتا اور تفقہ فی الدین کی عظمت صرف ہندوستان تک محدود نہ تھی بل کہ عرب، افریقہ اور انگلینڈ و امریکہ وغیرہ بہت سے باہری ملکوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ طرح طرح کی مصروفیات کے باوجود مختلف موضوعات پر تصنیفات و تالیفات کا ایک بے بہا خزانہ چھوڑ گئے ہیں جو آپ کے بے پناہ علم و فضل، ذہانت و طباعی اور علمی عبقریت پر شاہد عدل ہیں۔ ۴۸

حضرت مولانا محمد نسیم بستوی (علیہ الرحمۃ) براؤں شریف :

آپ زہد و تقویٰ، عرفان و تصوف، اتباع شریعت، اخلاص و ایثار، کرم و سخاوت، انسانیت نوازی، خلق نوازی، دینی شعور و آگہی، خوف الٰہی، خشیت خداوندی، دور اندیشی، مشاہدہ و تجربہ اور علم و دانش کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ آپ کی روشن پیشانی اور نور ولایت سے درخشاں و تابناک چہرے کو دیکھ کر قرون اولیٰ کے حق پسند مسلمانوں اور باعظمت مسلم رہنماؤں اور دینی پیشواؤں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ۴۹

علامہ مفتی عبد المنان قبلہ دام ظلہ العالی، گھوسی :

خود میری وارفتگی اور گرویدگی کا سبب حضرت کا کوئی غیر معمولی علمی کارنامہ یا ان کی عظیم بزرگی اور خدارسیدگی نہیں ہے یہ ان کی شخصیت کی دلکشی ہی تھی کہ جس نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ زندگی میں انھیں سیکڑوں بار دیکھا اور مختلف حالتوں میں دیکھا مگر جب دیکھا جمال و وقار، حسن دل کشی کا مرقع دیکھا اور جس حال میں دیکھا ان کی ہر ادا دل کو بھاتی رہی۔

وہ ایک بہت بڑے عالم تھے۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ متعدد دینی کتابوں کے بالغ نظر مصنف تھے۔ اہل دل صوفی اور باکمال بزرگ تھے بلکہ میرے نزدیک معمولات ذکر و فکر میں ان کی ایک مجتہدانہ شان تھی۔ ۵۰

سلامہ سید مظہر ربانی (دام ظلہ العالی) باندہ :

حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ العزیز سے میری نیاز مندانہ وابستگی کا تعلق ۱۹۴۰ء سے ہے اپنے ہم عصر اور ہم مرتبہ بزرگوں کے درمیان حضور مفتی اعظم کی منکسر المزاجی تواضع اور اعلیٰ ترین اخلاقی رعایت کے ساتھ فقیہانہ بالغ نظری اور شریعت مطہرہ کے انتہائی باریک مسائل پر بے لاگ گرفت دیکھنے کے قابل تھی۔ علم و عمل، فضل و کمال، زہد و تقویٰ دیانت و ثقاہت، ولایت و کرامت غرضے کہ جملہ محاسن دینیہ و فضائل شرعیہ کے ایک مجموعہ کا نام "محمد مصطفیٰ رضا خاں" تھا جو قرب قیامت کی فتنوں سے بھری ہوئی، لادینیت و دہریت میں ڈوبی ہوئی چودھویں صدی ہجری کی تاریکیوں میں اپنے اسلاف کا نام روشن کر گیا۔ ۵۱

حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں (دام ظلہ العالی) کچھوچھہ شریف :

بخاری و مسلم کا سننے والا جس یقین و اذعان کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے رسول کریم کے اقوال سنے، اسی یقین و اذعان کے ساتھ

حضور مفتی اعظم کو دیکھنے والے کو یہ حق ہے کہ کہے ہم نے رسول کریم کی چلتی پھرتی سچی تصویر دیکھی۔

علم و دانش کی وہ کون سی محفل ہے جس کا وہ تاجدار نہیں تھا۔ تقویٰ و طہارت، زہد و قناعت، شرافت و کرامت، مجاہدہ و ریاضت، اصابت و استقامت، ذکاوت و فراست کی وہ کونسی شاہراہ ہے جہاں اس کے نقوش قدم نہیں ملتے۔ ہمارا ممدوح خُلقاً خَلقاً منطقاً اپنے باپ کی سچی تصویر تھا۔ وہ اسلام کا بطل جلیل اور استقامت کا ایسا جبل عظیم تھا کہ نازک سے نازک وقت میں بھی اس کے پیروں میں لغزش نہیں آئی۔ ۵۲

مولانا سید محمد اجمل میاں اشرفی (دام ظلہ العالی) کچھوچھہ شریف :

حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں علم و عمل میں یکتائے روزگار تھے وہیں ان کی ذات زہد و تقویٰ، فقر و استغنا، جود و سخا، حلم و بردباری، احسان و ایثار، طہارت و پاکیزگی، ضبط و تحمل، صبر و رضا، ایمان و ایقان، درویشی اور حسن اخلاق کا اتنا حسین مرقع تھی کہ بے اختیار مجمع الصفات کے الفاظ ان کے لیے زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔ ان کے اوصاف حمیدہ نے اپنے تو اپنے غیروں کو بھی اپنا گرویدہ بنالیا ہے اور انصاف پسندوں نے تو بیک زبان انھیں اپنا قائد اور ولی کامل تسلیم کر لیا ہے۔ ۵۳

مولانا سید محمد اظہار اشرف اشرفی (دام ظلہ العالی) کچھوچھہ شریف :

حضرت مفتی اعظم خُلقاً خَلقاً منطقاً یعنی شکل و صورت کردار و سیرت، اور طرز گفتگو میں بالکل اپنے والد بزرگوار کی تصویر تھے جس نے مفتی اعظم کو دیکھ لیا اس نے گویا چشم سے امام احمد رضا کی تصویر دیکھ لی، علم و فضل کا یہ عالم کہ اپنے عہد میں بالاتفاق علی الاطلاق مفتی اعظم کہلائے۔ امام احمد رضا کے فیوض و برکات کو ہند و پاک اور بیرون ہند میں پھیلانے کے لیے رب کریم نے مفتی اعظم کی ذات کا انتخاب فرمایا۔ اتباع رسول اور خدمت خلق کے انوار و برکات کا ظہور رجحان خلق کی صورت میں ہوا۔

وہ ایسی ذات تھی جس کی مجلس میں بیٹھو تو اٹھنے کا جی نہ چاہے۔ جس کی صورت دیکھو تو نظر ہٹنے کو تیار نہ ہو۔ آج بھی ایسے بے شمار قلوب اور لاتعداد نگاہیں ہیں جو اس کے جلوۂ کردار اور جمال افکار سے مستفیض و مستنیر ہیں۔ ۵۴

مولانا سید شاہ نعیم اشرف اشرفی (دام ظلہ العالی) جائس :

تدریس و افتا اور عقیدت مندوں کی شفقت سے پذیرائی آپ کے محبوب مشاغل تھے اور اس پر ستر سال کا تسلسل تھا۔ سنت کی پابندیوں اور تقویٰ شعاری میں آپ کا کوئی مثیل نہیں تھا اور ان سب اعلیٰ صفات کے ساتھ آپ کا متواضعانہ مزاج، آپ کی نرم گفتاری علما و سادات کے ساتھ حقیقی احترام وہ کون سی دینی خوبی ہے جو اس جامع الصفات میں نہ تھی۔ وہ ہماری جماعت کے لیے نشان تقدس تھے۔ وہ ہم سب کے مرجع تھے، مرکز تھے۔ بالاتفاق مستند قائد تھے۔ ۵۵

تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری میاں (دام ظلہ العالی) بریلی شریف :

مفتی اعظم اللہ کے ولی تھے، ولی برحق، مفتی اعظم کے متقی ہونے میں کسے شک ہے۔ وہ متقی ہی نہیں متقی اعظم تھے۔ مفتی اعظم علم کے دریائے ذخار تھے۔ جزئیات حافظے سے بتادیتے تھے۔ فتاویٰ قلم برداشتہ لکھ دیا کرتے تھے۔ ان کا عمل ان کے علم کا آئینہ دار تھا جن علمی اشکال میں لوگ الجھ کر رہ جاتے تھے وہ حضرت چٹکیوں میں حل فرما دیا کرتے تھے۔ ۵٦